بسمِ اللّٰہ الرحمن الرحیم

موضوع:

اصطلاحات نورالایضاح۔

مؤلف:

علامہ افتخار حسین چشتی صاحب۔

صفحات:

کمپوزنگ:

محمد شہزاد اکرم توگیروی۔

کلاس:

ادیب عربی۔

دارالعُلوم مُحَمدِیہ غوثیہ عُثمان چوک شیرشاہ روڈ بادامی باغ لاھور۔

مُحمد شہزاد اکرم ولد مُحمد مقبول احمد تُوگیروی

گاؤں بھومن شاہ،

تَحصِیل دِیپالپُور ،ضِلع اُوکَاڑہ۔

Website:https://shahzadakramdotcom.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہ کی تعریف:

فقہ فَقُہَ فَقُھَا باب کرم سے اور فَقِہَ فَقھاً باب سمع دونوں سے آتا ہے۔فقہ جب باب سمع سے آئے تو اس کے معنی ہیں: **العلم بالشّئی** کسی چیز کا جاننا، سمجھنا اور جب باب کرم سے آئے تو اس کے معنی ہیں: فقیہ ہونا، سمجھدار ہونا۔

فقہ کی اصطلاحی تعریف:

العلم بالاَحکام الشرعیةالمکتسب من ادلتها التفصیلیة.

فقہ کا موضوع:

فعل الکلف ثبوتاً اوسلباً.

غرض وغایت:

الفوز بسعادة الدرین.

(۱) ماتُرِیدیہ:

اہل سنت کا وہ گروہ جو فروعی عقائد میں حضرت ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پیروکار ہے۔

(۲) اَشاعِرہ:

اہل سنت کا وہ گروہ جو فروعی عقائد میں شیخ ابوالحسن اَشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پیروکار ہے۔

نوٹ:

1= شیخین سے مراد امام اعظم ابوحنیفہ اور امام یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھما ہیں۔

2= اور صاحبین سے مراد امام یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھما ہیں۔

3= طرفین سے مراد امام اعظم ابوحنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھما ہیں۔

(۴) بدعت:

وہ اعتقاد یا عمل جو کہ حضور نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کی حیات ظاہری میں واقع نہ ہو۔اور بعد میں شروع ہوا ہو۔

بدعت کی اقسام

بدعت کی چھ اقسام ہیں۔

(1) بدعت مذمومہ:

وہ بدعت جو دین اسلام کے خلاف ہو، یا کسی سنت کو مٹانے والی ہو۔ وہ بدعت مذمومہ ہے۔

(2) بدعت مکروہہ:

وہ اعتقاد یا فعل جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے۔ اگر سنت غیر مؤکدہ چھوٹے تو یہ بدعت مکروہ تنزیہی ہوگی۔ ہوگی۔ اور اگر سنت مؤکدہ چھوٹے تو یہ مکروہ تحریمی ہوگی۔

(3) بدعت حرام:

وہ اعتقاد، فعل جس سے کوئی واجب چھوٹ جائے۔ یعنی جو واجب کو مٹانے والی ہو۔

(4) بدعت مستحبہ:

وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو۔ اور اسکو مسلمان کارِ ثواب جانتے ہوں۔ یا کوئی شخص اسے نیت خیر سے کرے۔ جیسے محفلِ میلاد مصطفیٰ ﴿ﷺ﴾ وغیرہ۔

(5) بدعت مباح:

وہ اعتقاد، فعل جو شریعت میں منع نہ ہو۔ اور بغیر کسی نیت خیر کے کیا جائے۔ جیسے: مختلف قسم کے کھانے کھانا۔

(6) بدعت واجب:

وہ اعتقاد، فعل جو شرعاً منع نہ ہو اور اسکو چھوڑنے سے دین میں حرج واقع ہوتا ہو۔ جیسا کہ قرآن کے اعراب، دینی مدارس اور علمِ صرف ونحو وغیرہ۔

(۵) عبادت مقصودہ:

وہ عبادت جو خود بالزات مقصود ہو اور کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو۔ مثلاً نماز وغیرہ۔

(۶) عبادت غیر مقصودہ:

وہ عبادت جو خود بالزات مقصود نہ ہو۔ بلکہ کسی دوسری عبادت کے لیے ذریعہ ہو۔ مثلاً وضو وغیرہ۔

(۷)فرض:

وہ اعتقاد،عمل جو دلیل قطعی سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔

(۸)فرض کفایہ:

وہ عمل جو کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے ادا ہو جائے اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں۔جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔

(۹)واجب:

جو دلیل ظنی سے ثابت ہو۔اسکی دو قسمیں ہیں۔

(1) واجب اعتقادی وہ جسکی ضرورت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔

(2) واجب عملی وہ حکم ہے جس کے کئے بغیر بری الزمہ ہونے کا احتمال ہو۔مگر ظن غالب اسکی ضرورت پر ہے۔اگر کسی عبادت میں اسکا بجالانا ضروری ہو تو اسکے بغیر عبادت ناقص ہوگی۔

نوٹ: کسی واجب کو قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ اور چند بار ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔مثلاً تشہد پڑھنا۔

(۱۰) سُنت مؤکدہ:

وہ عمل جس کو حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو۔البتہ بیان جواز کے لیے کبھی ترک بھی کر دیا ہو۔

(۱۱) سُنت غیر مؤکدہ:

وہ عمل جس پر حضور ﷺ نے مداومت (ہمیشگی) نہیں فرمائی۔اور نہ ہی اسکے کرنے کی تاکید فرمائی۔لیکن شریعت نے اسکے ترک کرنے کو ناپسند جانا ہو۔اور آپ ﷺ نے وہ عمل کبھی کیا ہو۔

(۱۲)مستحب:

وہ عمل جو نظر شرع میں پسند ہو۔مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو۔خواہ خود حضور ﷺ نے اسے کیا۔یا اسکی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا۔اگرچہ اسکا احادیث مبارکہ میں ذکر نہ آیا ہو۔

(۱۳)مباح:

وہ عمل جسکا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

(۱۴)حرام قطعی:

وہ جسکی ممانعت دلیل قطعی سے لزوماً ثابت ہو۔

نوٹ: یہ فرض کے مقابل ہے۔

(۱۵)**مکروہ تحریمی:**

جسکی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو۔

نوٹ: یہ واجب کا مقابل ہے۔

(۱۶)**مکروہ تنزیہی:**

وہ عمل جسے شریعت نہ پسند کرے۔مگر عمل پر عذاب کی وعید نہ ہو۔

نوٹ: یہ سُنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

(۱۷)اِساءَت:

وہ عمل ممنوع جسکی ممانعت کی دلیل حرام اور مکروہ تحریمی جیسی تو نہیں مگر اسکا کرنا برا ہے۔

نوٹ: یہ سُنت مؤکدہ کے مقابل ہے۔

(۱۸)خلاف اولیٰ:

وہ عمل جسکا نہ کرنا بہتر ہو۔اگر کیا تو کوئی حرج نہیں۔اور نہ ہی اس پر کوئی عذاب کی وعید ہو۔

نوٹ: یہ مستحب کے مقابل ہے۔

کتاب الطهارة

(۱)استنجاء:

باب اِستفعال سے مصدر ہے۔اس کا مادہ "نجو" ہے۔ پیٹ سے نکلنے والی نجاست کو نجو کہتے ہیں۔اس نجاست کو دور کرنا اور محل نجاست کو صاف کرنا استنجاء کہلاتا ہے۔

(۲)وُضو:

لفظ وضو واؤ مضموم کے ساتھ مصدر ہے۔یعنی طہارت حاصل کرنا۔اور واؤ مفتوح کے ساتھ وضو اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وضو کیا جائے۔

(۳)**نجاست غلیظہ**:

وہ نجاست جس پر فقہا کا اتفاق ہو اور اس کا حکم سخت ہو۔مثلاً گوبر،لید،پاخانہ وغیرہ۔

(۴)**نجاست خفیفہ**:

وہ نجاست جس میں فقہا کا اختلاف ہو۔اور اس کا حکم ہلکا ہو۔مثلاً گھوڑے کا پیشاب وغیرہ۔

(۵)منی:

وہ گاڑھا سفید پانی جس کے نکلنے کی وجہ سے ذَکر کی تندی اور شہوت ختم ہو جاتی ہے۔

نوٹ:

منی کا ٹھکانہ مرد کی پیٹھ کو کہا جاتا ہے۔وہاں سے جدا ہوتے وقت شہوت شرط ہے۔باہر نکلتے وقت شہوت شرط نہیں۔مرد کی منی سفید اور گاڑھی ہوتی ہے۔اور اسکے نکلنے سے عضو مخصوص کا انتشار ختم ہو جاتا ہے۔جبکہ عورت کی منی زرد رنگ کی اور پتلی ہوتی ہے۔

(۶)مذّی:

وہ سفید پتلا پانی جو ملاعبت (دل لگی) کے وقت نکلتا ہے۔لیکن شہوت کے ساتھ اور ٹپک کر نہیں نکلتا۔بعض اوقات اسکے نکلنے کا احساس تک نہیں ہوتا۔مردوں کی نسبت عورتوں میں مذی کا خروج زیادہ ہوتا ہے۔اور اسے قذی کہتے ہیں۔

(۷) ودی:

وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد نکلتا ہے۔اور وہ سفید رنگ کا لیس دار مادہ ہوتا ہے۔

(۸)احتلام:

احتلام حُلُمٌ سے مشتق ہے۔جسکا معنی خواب ہے۔اصطلاح میں احتلام سے مراد خواب میں جماع کرنا ہے اور اس کے ساتھ انزال بھی ہو جاتا ہے۔مردوں اور عورتوں دونوں کو احتلام ہو جاتا ہے۔

نوٹ:

انبیاء کرام علیھم السلام احتلام سے محفوظ اور معصوم ہوتے ہیں۔کیونکہ یہ شیطانی عمل ہے۔اسی طرح انبیاء کرام کو انگڑائی بھی نہیں آتی۔

(۹)حیض:

وہ خون جو بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے عادتاً نکلے۔اور وہ بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے بھی نہ ہو۔

☆نوٹ: یہ خون تندرست عورت کو ہر ماہ کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن آتا ہے۔اسے ماہواری بھی کہتے ہیں۔

(۱۰)**نفاس**:

وہ خون جو عورت کے رحم سے بچے کے پیدا ہونے کے بعد نکلے۔

☆نوٹ: اسکی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔اور کم از کم کی کوئی مدت نہیں۔

(۱۱)استحاضہ:

وہ خون جو عورت کے آگے کے مقام سے کسی بیماری کے سبب سے نکلے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

☆نوٹ: وہ خون جو تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ آئے۔اور نفاس میں چالیس دن سے زیادہ آئے۔وہ بھی استحاضہ کہلاتا ہے۔

(۳۴)مراہق:

وہ لڑکا جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو۔مگر اسکے ہم عمر بالغ ہو چکے ہوں۔یعنی وہ بلوغت کے قریب ہو۔یہ تقریباً ۱۲سال سے کم عمر ہوتی ہے۔

(۱۲)حدث اصغر:

جن کاموں سے صرف وضو لازم آتا ہے۔ان کو حدث اصغر کہتے ہیں۔جیسے بے وضو ہو جانا۔

(۱۳)حدث اکبر:

جن کاموں سے غسل فرض ہو۔ان کو حدث اکبر کہتے ہیں۔جیسے جنبی ہو جانا۔

(۱۴)معذور:

ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہو کہ اس کا پورا وقت ایسے گزر جائے کہ وضو کے ساتھ فرض ادا نہ کر سکے۔

(۱۵) --------

مرد اپنے آلہ تناسل کو تندی/ شہوت کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے بشرطیکہ کوئی درمیان میں حائل نہ ہو۔

(۱۶) استبراء:

پیشاب کرنے کے بعد کوئی ایسا عمل کرنا کہ اگر کوئی قطرہ رکا ہو تو گر جائے۔یعنی وضو شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان حاصل ہو جائے کہ اب پیشاب کے قطرے نہیں آئیں گے۔حصولِ اطمینان کے لیے کئی طریقے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔مثلاً چلنے کے ساتھ، کھانسنے کے ساتھ، پہلو کے بل لیٹنے کے ساتھ، پاؤں پر دباؤ ڈالنے کے ساتھ،.....ان کے علاوہ بھی طریقے استعمال ہوتے ہیں۔جبکہ عورت کو استبراء کی ضرورت نہیں ہوتی۔کیونکہ انکی جسمانی بناوٹ ہی اسی طرح کی ہوتی ہے کہ قطرات کے باقی رہنے کا خدشہ نہیں ہوتا۔

(۱۷) قُلفہ:

جس آدمی کا ختنہ نہ ہوا ہو اسکے عضو مخصوص کے سرے پر جو چمڑا ہوتا ہے۔اسے قلفہ کہتے ہیں۔

(۱۸) حَشفہ:

عضو مخصوص کا اگلا حصہ جو ختنہ کے بعد کھال کٹنے سے کھل جاتا ہے۔

(۱۹) نجاست مرئیہ:

وہ نجاست جو خشک ہونے کے بعد بھی دکھائی دے۔جیسے پاخانہ وغیرہ۔

(۲۰) نجاست غیر مرئیہ:

وہ نجاست جو خشک ہونے کے بعد دکھائی نہ دے۔جیسے پیشاب وغیرہ۔

(۲۱) ماء مستعمل:

وہ قلیل پانی جس سے حدث دور کیا گیا ہو۔یا دور ہوا ہو۔یا بہ نیت تقرب استعمال کیا گیا ہو۔اور بدن سے جدا ہو گیا ہو اگرچہ کہیں ٹھہرا نہیں روانی میں ہی ہو۔ماء مستعمل کہلاتا ہے۔

(۲۲) جاری پانی:

وہ پانی جو تنکے کو بہا کر لے جائے۔

(۲۳)عِرق مدنی:

جسے فارسی میں رشتہ کہتے ہیں۔اسے پنجابی اور ہندی زبان میں نارو بھی کہتے ہیں۔جو بچے کی پیدائیش کے

وقت ایک نالی کی صورت میں اس کی ناف کے ساتھ ہوتا ہے۔اس نالی کے زریعے بچہ ماں کے پیٹ میں خون سے خوراک حاصل کرتا ہے۔

(۲۴) بِکر:(کنواری)

بِکر وہ عورت جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو۔اگر زنا سے یا کسی اور وجہ سے پردہ بکارت زائل ہو گیا تو تب بھی وہ کنواری ہی کہلائے گی۔

(۲۵) آئسہ:

وہ عورت جو ایسی عمر کو پہنچ جائے۔کہ اُسے حیض نہ آتا ہو۔

(۲۶) ثیبہ:

جو عورت کنواری نہ ہو۔

(۲۷) فرج:

عورت کی شرمگاہ کو فرج کہتے ہیں۔اسکے دو حصےّ ہوتے ہیں۔

(۱) فرج داخل شرمگاہ کا اندونی حصّہ۔

(۲) فرج خارج شرمگاہ کا بیرونی حصّہ۔

☆نوٹ:غسل کرتے وقت فرج خارج کو دھونا ضروری ہے۔جبکہ فرج داخل کو دھونا ضروری نہیں۔

(۲۸)عملِ دباغت:

مردار کا چمڑا پاک کرنے کو دباغت کہتے ہیں۔مثلاً (۱) حقیقی دباغت: جیسے کیکر کے پتوں سے پاک کرنا۔(۲) حکمی دباغت: جیسے خاک آلود کرنے سے پاک کرنا۔مگر خنزیر اور آدمی کا چمڑا پاک نہں ہوتا۔[وجہ] کیونکہ خنزیر نجس عین ہے۔

اورانسان کواللہ تعالیٰ نےعزت واحترام کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔لہذاان کی کھال پر دباغت کاعمل نہیں اپنایا جائے گا۔
نوٹ: آجکل کےمشینری کےدور میں عمل دباغت کیمیکلز کےذریعے بھی کیاجاسکتا ہے۔

(۲۹)خلوت صحیحہ:

میاں بیوی کاایک مکان میں اس طرح جمع ہونا۔کہ کوئی چیز مانع جماع نہ ہو۔

(۳۰)خلوت فاسدہ:

میاں بیوی ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے۔مگرکوئی مانع شرعی یاطبعی یاحسی پایاجائے۔تواسےخلوت فاسدہ کہتے ہیں۔

(۳۱) عدت:

نکاح زائل ہونے یاشبہ نکاح کے بعدعورت کا نکاح سے ممنوع ہونا۔اورایک زمانہ تک انتظارکرناعدت کہلاتا ہے۔

(۳۲) محرم:

وہ رشتہ دار جس سے نکاح کرنا قرابت،رضاعت،یاسسرالی رشتہ کی وجہ سے ہمیشہ حرام ہو۔

(۳۳)محصن:

وہ شخص جوآزادہودعاقل اور بالغ ہو۔اورنکاح صحیح کےساتھ وطی کی ہو۔

(۳۴)محصنہ:

وہ عورت جوعاقلہ،بالغہ،اورآزادہواورنکاح صحیح کےساتھ اس سےوطی کی گئی ہو۔

(۳۵)غیرمحصن:

وہ شخص جوآزادعاقل اور بالغ ہو۔اورنکاح صحیح کےساتھ وطی نہ کی ہو۔

کتاب الصلوۃ

(۱)شفق:

شفق ہمارے مذہب میں اس سفیدی کا نام ہے۔جوجانب مغرب سرخی ڈوبنے کے بعدجنوباًشمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوتی ہے۔

اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱)سرخ (۲)سفید

(۱)سرخ:

سورج غروب ہونے کے بعد جو سرخی نظر آتی ہے۔وہ سرخ شفق کہلاتی ہے۔

(۲)سفید:

جو سرخ شفق کے بعد نظر آتی ہے۔وہ سفید شفق کہلاتی ہے۔اور سفید شفق چھا جاتا ہے تو اندھیرہ ہو جاتا ہے۔

(۲)صبح صادق:

وہ روشنی جو مشرق کی جانب جہاں سے آفتاب طلوع ہونے والا ہوتا ہے اسکے اوپر آسمان کے کنارے میں شمالاً جنوباً دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے۔

(۳)صبح کاذِب:

صبح صادق سے پہلے آسمان کے درمیان میں ایک دراز سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔جسکے نیچے سارا اُفق سیاہ ہوتا ہے۔پھر یہ سفیدی صبح صادق کی وجہ سے غائب ہو جاتی ہے۔اسے صبح کاذب کہتے ہیں۔

(۴)سایہ اصلی:

وہ سایہ جو نصف النہار کے وقت (ہر چیز کا) ہوتا ہے۔یعنی عین دوپہر کے وقت جب سورج سر کے برابر ہو اس وقت بالکل مختصر سا سایہ ہوتا ہے۔جسے سایہ اصلی کہتے ہیں۔

(۵)مثل اوّل:

کسی چیز کا سایہ،سایہ اصلی کے علاوہ اس چیز کے ایک مثل ہو جائے۔

(۶)مثل ثانی:

کسی چیز کا سایہ،سایہ اصلی کے علاوہ اس چیز کے دو مثل ہو جائے۔مثل ثانی کہلاتا ہے۔مثلاً؛ چار گز کی لکڑی کسی جگہ گاڑھ دی جائے۔دوپہر کے وقت کا سایہ اسکا دیکھ لیا جائے کہ کتنا ہے۔۔۔۔۔؟.

پھر جب اسکا سایہ دوپہر والے سائے کے علاوہ آٹھ گز یا بعض آئمہ رفقہا کے نزدیک چار گز ہو جائے۔تو یہ ظہر کا وقت آخری ہوگا۔

اور عصر کا پہلا وقت شمار کیا جائے گا۔

(۷) نصف النہار شرعی:

طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک کے نصف کو نصف النہار شرعی کہتے ہیں۔

(۸) نصف النہار حقیقی / عرفی:

طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کے نصف النہار حقیقی کہتے ہیں۔

(۹) ضحوۃ کبریٰ:

نصف النہار شرعی کو ہی ضحوۃ کبریٰ کہتے ہیں۔

(۱۰) وقت استواء:

نصف النہار کا وقت یعنی اس سے مراد ضحوۃ کبریٰ سے لے کر زوال تک کا پورا وقت مراد ہے۔

(۱۱) خط استواء:

وہ فرضی دائرہ جو زمین کے بیچ و بیچ قطبوں سے برابر فاصلے پر مشرق سے مغرب تک کھینچا ہوا مانا گیا ہو۔

نوٹ: جب سورج اس خطہ پر آتا ہے تو دن اور رات برابر ہوتے ہیں۔

(۱۲) فاسق:

ایسا آدمی جو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو۔

(۱۳) جہری قراءت:

جہری قراءت سے مراد یہ نمازی کے علاوہ دوسرا بھی سنے۔

(۱۴) سری قراءت:

ایسی قراءت جس میں نمازی کم از کم خود سنے۔ اگر اپنے آپ کو بھی نہ سنا سکے تو قراءت ادا نہیں ہو گی۔

(۱۵) خنثیٰ مشکل:

جس میں مرد اور عورت دونوں میں سے کسی کی بھی علامات نہ پائی جائیں۔ اور یہ ثابت نہ ہو کہ یہ مرد ہے یا عورت۔

(۱۶) رکن:

وہ شے جس پر کسی شے کا وجود موقوف ہو۔ اور وہ خود اس شے کا حصہ ہو اور جز ہو۔ جیسے نماز میں رکوع، سجدہ، وغیرہ۔

(۱۷) خروج بصنعہ:

قعدہ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ میں سے کوئی ایسا فعل کرنا جو منافی نماز ہو۔ اور اسکو قصد کرنا خروج بصنعہ کہلاتا ہے۔

(۱۸) تعدیل ارکان:

رکوع، سجود، قومہ، جلسہ کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

(۱۹) قومہ:

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

(۲۰) جلسہ:

دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

(۲۱) محال عادی:

وہ شئے جسکا پایا جانا عادت کے طور پر ناممکن ہو۔ اسے محال عادی کہتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص کا ہوا میں اڑنا جسکو عادتاً اڑتے نہ دیکھا گیا ہو۔

(۲۲) محال شرعی:

وہ شے جس کا پایا جانا شرعی طور پر ناممکن ہو اسے محال شرعی کہتے ہیں۔ مثلاً کافر کا جنت میں داخل ہونا۔

(۲۳) اوقات مکروہۃ:

یہ تین ہیں طلوع آفتاب سے لیکر بیس (۲۰) منٹ بعد تک، غروب آفتاب سے بیس (۲۰) منٹ پہلے اور نصف النہار یعنی ضحوۃ کبریٰ سے لیکر زوال تک۔

(۲۴) جمع حقیقی:

یعنی دو نمازوں کو ایک ہی وقت میں پڑھا جائے۔ مثلاً ظہر کے وقت عصر پڑھی جائے تو یہ ادا نہ ہوگی۔

☆نوٹ: قضا نماز پڑھی جا سکتی ہے کیونکہ وقت کے بعد کی ہے اور اسی دن کی وقتی نماز جائز نہ ہوگی۔

(۲۵) جمع صُوری:

جمع صوری یہ ہے کہ دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائیں۔ مثلاً کسی عذر کی وجہ سے ظہر کی نماز اسکے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو پہلے وقت میں پڑھا جائے تو یہ بظاہر جمع ہے۔ لیکن حقیقت میں دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا ہوئی ہیں۔

نوٹ: حاجیوں کے لیے عرفات اور مزدلفہ میں دونوں نمازیں جمع کرنے کی اجازت ہے۔

(۲۶) صاحب ترتیب:

وہ شخص جسکی بلوغت کے بعد سے لے کر اس وقت کی آخری نماز تک پانچ فرض نمازوں سے زائد کوئی قضاء نہ ہوئی ہو۔

(۲۷) تثویب:

مسلمانوں کو اذان کے بعد نماز کے لیے دوبارہ اطلاع دینا تثویب کہلاتا ہے۔ متأخرین علماء کرام نے لوگوں کے عبادت کے معاملے میں سستی دیکھ کر اسے تمام
اوقات میں مستحسن قرار دیا جبکہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام کے دور میں صرف فجر کی اذان میں ایسا کیا جاتا تھا۔ تثویب کا طریقہ کار یہ ہے کہ اذان کے بعد نماز سے پہلے لوگوں
میں اعلان کیا جائے۔ اسکا کوئی خاص طریقہ نہیں۔ ہر علاقے میں علیحدہ علیحدہ طریقہ ہوتا ہے۔
مثلاً جماعت، جماعت۔..اے نمازیو جماعت کھڑی ہونے والی ہے۔ یا درود پاک پڑھا جائے۔

(۲۸) ترجیع:

ترجیع کا مطلب یہ ہے کہ شہادتین ایک بار آہستہ اور دوسری بار اونچی آواز سے کہنا یہ کوئی شرعی حکم نہیں۔

(۲۹) تلحین:

گانے کی طرز پر آذان پڑھنا

(۳۰) طوال مفصل:

سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک طوال مفصل کہلاتا ہے۔

(۳۱) اوساطِ مفصل:

سورۃ بروج سے سورۃ لَم یَکُن تک اوساطِ مفصل کہلاتا ہے۔

(۳۲) قصارِ مفصل:

سورۃ ''لَم یَکُن'' سے آخر تک قصارِ مفصل کہلاتا ہے۔

۳۳) مُدرِک:

جس نے اوّل رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ نماز پڑھی اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔

(۳۴) لاحق:

جس نے امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر اقتدا کے بعد اسکی کل رکعتیں یا بعض رکعتیں فوت ہوگئی ہوں۔

(۳۵)مسبوق:

جو امام کی بعض رکعتوں کو پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہے۔

(۳۶)لاحق مسبوق:

جس کو کچھ رکعتیں شروع میں نہ ملیں۔ پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا ہو۔

(۳۷)عملِ قلیل:

حالت نماز میں جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والا اس شک وشبہ پڑ جائے کہ یہ نماز میں ہے۔ یا نماز میں نہیں ہے تو یہ عمل قلیل ہے۔

(۳۸)عمل کثیر:

حالت نماز میں جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والا ایسے سمجھے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ گمان غالب بھی ہو کہ نماز میں نہیں ہے تو یہ عمل کثیر ہے۔

(۳۹)تصفیق:

سیدھے ہاتھ کی انگلیاں الٹے ہاتھ کی پشت پر مارنے کو تصفیق کہتے ہیں۔

(۴۰) اعتجار:

سر پر رومال یا عمامہ اس طرح سے باندھنا کہ درمیان کا حصّہ ننگا رہے۔

(۴۱) اسبال:

دھوتی (مجلّی) کا ٹخنوں سے نیچے خصوصاً زمین تک پہنچنا اسبال کہلاتا ہے۔

(۴۲) تورّک:

تورّک کا مطلب یہ ہے کہ سرین پر بیٹھ کر بائیں ٹانگ کو دائیں ران کے نیچے سے نکال کر دونوں پاؤں دائیں طرف نکال لے۔

(۴۳) معوذات:

معوذات سے مراد سورہ فلق ،سورۃ الناس اورسورۃ اخلاص ہیں۔پہلی دو میں پناہ کا ذکر ہے۔تیسری میں اگرچہ پناہ کا ذکر نہیں لیکن دو کی کثرت کی وجہ سے معوذات کہا گیا ہے۔اگر کہیں معوذتین لکھا ہو تو وہاں سورۃ فلق ،اورسورۃ الناس مراد ہوگی۔

(۴۴) **نماز میں نسیان اور خطا:**

نماز کی حالت میں یہ یاد نہ رہے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔تو اسے نسیان کہتے ہیں۔اور اگر نماز تو یاد ہے۔لیکن کچھ پڑھنے کی بجائے گفتگو کر دی تو یہ خطا ہے۔

(۴۵) سَدَل:

سدل کا لغوی معنیٰ ''چھوڑنا،لٹکانا'' ہے۔اصطلاح فقہ میں مفلر یا رومال گلے میں ڈال کر اسکی دونوں طرفیں رکنارے لٹکانا اسی طرح سر پر تولیہ، کپڑا وغیرہ بغیر باندھے رکھ لینا۔

(۴۶) سترہ:

نمازی کے آگے سے کسی کے گزرنے کا کوئی خطرہ ہو تو کوئی لکڑی وغیرہ رکھنا یہ سترہ کہلاتا ہے۔

نوٹ: کم از کم اسکی لمبائی ایک گز ہو اور ایک انگلی کے برابر موٹائی ہو۔

(۴۷) **نفل:**

نفل کا لغوی معنی زائدہ ہے۔اورشریعت میں ہر وہ کام جس کا کرنا فرض، واجب، اور مسنون نہ ہو وہ نفل کہلاتا ہے۔

(۴۸) تحیۃ الوضو:

وضو کے بعد جسم خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا۔

نوٹ: یہ مستحب ہے۔

(۴۹) تحیہ المسجد:

مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا بشرطیکہ مکروہ اوقات نہ ہوں۔ اگر مکروہ وقت ہو تو تسبیح تہلیل اور درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو جانا۔

(۵۰) **چاشت کی نماز:**

چاشت کا وقت سورج کے بلند ہونے سے لیکر زوال سے پہلے تک ہے۔ اسکی رکعات کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہیں۔ لیکن کم از کم چار پڑھنا مستحب ہے۔

(۵۱) استخارہ:

استخارہ کا معنی طلبِ خیر ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ فلاں کام کرنا میرے لیے اچھا ہے یا نہیں؟

(۵۲) تراویح:

لفظِ تراویح ترویحہ کی جمع ہے۔

نوٹ: جمع کا اطلاق کم از کم تین چیزوں پر ہوتا ہے۔

وہ نماز جو ماہ رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔ اور اسکی بیس رکعتیں ہیں۔

(۵۳) مسافر:

اگر کوئی تین دن کی مسافت پر جائے۔ اور وہاں پندرہ دن سے کم مدت ٹھہرنا ہو تو وہ شرعی مسافر ہوگا۔ اگر پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی تو وہ شرعی مسافر نہ ہوگا۔

(۵۴) صلوۃ التصبیح:

نماز حاجت، سجدہ تلاوت، سجدہ سھو، نماز توبہ

(۵۵) سجدہ سہو:

بھول کر کسی واجب کو چھوڑنے، تاخیر وتقدیم فرض، اور تاخیر واجب پر (تشھد) التحیات عبدہٗ ورسولہ تک پڑھنے

کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرنا سجدہ سہو کہا جاتا ہے۔

(۵۶) سجدہ تلاوت:

آیت سجدہ پڑھنے یا سننے پر جو سجدہ واجب ہوتا ہے۔ اسے سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔

(۵۷) صلاۃ التسبیح:

چار رکعت نفل جن میں تین سو مرتبہ **سبحان الله والحمدلله ولااله الا الله والله اکبر**

پڑھا جائے۔

(۵۸) نماز حاجت:

کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو اسکی خاطر مخصوص طریقہ کے مطابق دو یا چار رکعت نماز پڑھنا

(۵۹) فنا:

وہ مکان (جگہ) جو شہر والوں کی بہتری اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔ مثلاً گھوڑے دوڑانے کے لیے، مردوں کو دفن کرنے کے لیے (قبرستان)، کھیلنے کا میدان، عیدگاہ، اسٹیشن وغیرہ۔

نوٹ: یہ سب جگہیں شہر کا ہی حصّہ ہوتی ہیں۔ لہذا جب ان مقامات سے دور ہو جائے تو مسافر کہلائے گا۔ ہاں اگر یہ تمام جگہیں شہر سے متصل نہ ہوں تو شہر سے نکلتے ہی مسافر شمار ہو گا۔

نوٹ: اتصال کے لیے تیر پھینکنے کی مقدار یا ایک بڑا کھیت درمیان میں حائل ہو۔

(۶۰) وطن اصلی:

وطن اصلی وہ ہے جہاں کوئی شخص پیدا ہوا یا اس نے شادی کی یا شادی تو نہیں کی۔ لیکن وہاں سکونت پزیر ہونے کا ارادہ کیا ہو ہو۔ اور وہاں سے جانے کا ارادہ نہ کیا ہو۔

(۶۱) وطن اقامت:

وہ وطن جہاں نصف مہینہ یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو۔

(۶۲) وطن سُکنیٰ:

وہ ہے۔ جہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو۔

نوٹ:اسکا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔

(٦٣) حیلۂ اسقاط:

میت نے جونمازیں نہیں پڑھیں اور جو روزے نہیں رکھے۔اگران کا پورا فدیہ دینا ممکن نہ ہوتو ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے فدیہ کی ادائیگی ہوسکے۔حیلۂ اسقاط کہلاتا ہے۔

نوٹ:(۱) کیونکہ بدنی عبادات دوسرے شخص کی طرف سے ادانہیں کی جاسکتی۔لہذا نماز،روزہ قضا ہوجانے کی صورت میں فدیہ دینا ہوگا۔اسکی ادائیگی کی دوصورتیں ہیں۔ایک تو یہ ہے کہ اگر میت نے وصیت کی ہےتو اسکے مال کی تہائی میں سے وصیت کو پورا کیا جائے۔اگر اس نے وصیت نہیں کی تو ورثا اگر چاہیں تو اپنے ذاتی مال میں فدیہ دے دیں۔اگرتو تمام نمازوں اور روزوں کا فدیہ دے سکتے ہیں۔تو حیلہ اسقاط کو نہ اپنایا جائے۔اگر فدیہ زیادہ بنتا ہےتو پھر حیلہ اسقاط کیا جائے۔

نوٹ(۲):جن کو فدیہ دیا جائے وہ حقیقی طور پر فقیر ہی ہوں۔اگر وصیت نہ ہونے کی صورت میں میت کے چھوڑے ہوئے مال سے جس میں چھوٹے بچے بھی وارث ہوں تو اس مال سے نہ دیا جائے ہاں اگر سارے ورثا بالغ ہوں۔اور باہم متفق بھی ہوں تو میت کے چھوڑے ہوئے مال سے دینے میں کوئی حرج نہیں۔**واللہ اعلم بالصواب۔**

(٦٤) تصحیح:

دوقولوں میں سے کسی ایک کو صحیح قرار دینا تصحیح کہلاتا ہے۔

(٦٥) بڑی مسجد:

ہر وہ مسجد جو طول اور عرض کے اعتبار سے 60/40 زراع مروجہ 20یا30 میٹر ہو۔آسانی کے لیے کم ازکم ۲۰ میٹر پر فتوی دیا گیا ہے۔صاحب احتیاط 30 میٹر کی مسافت کا لحاظ رکھتے ہیں۔

(٦٦) لحد:

ایسی قبر کو کہتے ہیں۔جسے سیدھا کھود کر قبلہ کی طرف بغل میں قبر بنائی جائے۔یعنی میت کو ایک جانب قبر میں رکھنے کا گھڑھا۔اسکی جمع الحاد لُحُوْدٌ آتی ہے۔

(٦٧) شق:

بالکل سیدھے گڑھے کو کہتے ہیں۔

(۶۸)**نمازتوبہ**:

توبہ واستغفار کی خاطر نوافل ادا کرنا۔

(۶۹)فساقی:

فساقی سے مراد یہ ہے کہ ایک جگہ کو چاروں طرف سے دیواریں بنا کر گھیر لینا اوراس میں کئی آدمی کھڑے ہو سکتے ہوں ۔اسکوفساقی کہتے ہیں۔اس کو فساقی کہنے کی کئی وجوہات ہیں(۱) یہ زمین میں قبر نہیں کھودی جاتی بلکہ زمین کے اوپر دفن کردیا جاتا ہے۔(۲)اس میں بلاضرورت کئی آدمی دفن کیے جاتے ہیں۔(۳)اس میں کسی پردے اور رکاوٹ کے بغیر مردوں اور عورتوں کو اکھٹا کیا جاتا ہے۔(۴)چوتھی وجہ یہ ہے کہ اس کو چونا کرنا وغیرہ۔

(۷۰) شہید:

صفت مُشبہ کا صیغہ ہے۔اوراسکا مادہ مجردلفظ شھادۃ ہے۔جسکا معنی گواہی دینا اور حاضر ہونا ہے۔اگر اسم فاعل کے معنی میں ہوتو معنی ہوگا شھید وہ ہے جواپنے رب کے ہاں حاضر ہوکر رزق پاتا ہے۔اوراس کی روح دارالسلام میں حاضر ہوتی ہے۔نیز اس کا خون،جسم،اور جسم کا ہر ہر زخم اس کے ایمان کی گواہی دیتے ہیں۔اگر شھید کا لفظ اسم مفعول میں ہوتو معنی ہوگا۔کہ اس کی شہادت اس کے لیے جنت کی گواہی دیتی ہے۔یا فرشتے اس کے اکرام کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

(۷۱)ارتثاث:

رثا سے مشتق ہے۔جسکا معنی پرانا ہوجانا ہے۔شرعی اصطلاح میں ارتثاث کا معنی یہ ہے کہ مقتول نے زخمی ہونے کے بعد دنیاوی فوائد حاصل کیے ہوں۔یا ایک نماز تک اس کی روح نے پرواز نہ کیا ہو۔ارتثاث کی صورت میں وہ شرعی شھید نہیں کہلائے گا۔حکماً شھید ہو گا۔حقیقی شھید وہ ہوتا ہے ۔جیسے زخمی ہونے کے بعد کسی قسم کی گفتگو یا کھانے یا کھانے پینے کا موقع میسر نہ آئے۔

کتاب الصوم

(۱)صوم:

لغویٔ معنی رکنا ہے۔شرعی اعتبار سے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ عاقل،بالغ،مسلمان کا کھانے،پینے اور جماع سے رکنا روزہ کہلاتا ہے۔

(۲) دارالحرب:

لڑائی کی جگہ وہ جگہ جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی ہو یا ہوئی ہو لیکن ایسی غیر قوم مسلط ہو جائے۔ جس نے شعائرِ اسلام مثلاً جمعہ، عیدین، اذان، اقامت اور جماعت یک لخت اٹھا دیے۔ اور شعائر کفر جاری کر دیے۔ اور کوئی شخص امانِ اوّل پر باقی نہ رہے۔ اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہ ہو۔ تو وہ دارالحرب کہلاتا ہے۔

(۳) دارالاسلام:

وہ ملک جس میں اسلامی سلطنت ہو۔ یا ابھی نہیں تو پہلے اسلامی سلطنت رہ چکی ہو۔ اب غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائرِ اسلام مثلاً جمعہ، عیدین، اذان، اقامت وجماعت باقی رکھے ہوں۔ تو وہ بھی دارالاسلام ہے۔

(۴) دارالاسلام کے دارالحرب ہونے کی شرائط:

دارالاسلام کے دارالحرب ہونے کی تین (۳) شرائط ہیں۔

(۱) اہل مشرک کے احکام علی الاعلان جاری ہوں۔ اور اسلامی احکام بالکل جاری نہ ہوں۔

(۲) دارالحرب سے اسکا اتصال ہو جائے۔

(۳) کوئی مسلم یا ذمی امانِ اوّل پر باقی نہ ہو۔

(۵) یومِ عاشورہ:

دسویں محرم کو یومِ عاشورہ کہا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ نویں [۹] محرم کا روزہ رکھنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو۔

(۶) ایامِ بیض سے مراد:

ہر چاند کی تاریخ کے مطابق تیرھویں (۱۳) چودھویں (۱۴) اور پندرھویں (۱۵) کے دن کو ایامِ بیض کہا جاتا ہے۔ کیونکہ

ان دنوں میں چاند کی روشنی مکمل ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان تین دنوں کے روزے کو عمر بھر کے روزے قرار دیا ہے۔

(۷) صومِ داوٗدی:

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن اِفطار کرنا صومِ داوٗدی کہلاتا ہے۔ کیونکہ حضرت داوٗد علیہ السلام کی یہ سُنت ہے۔ نفلی روزوں میں تمام روزوں سے زیادہ افضل اور پسندیدہ ہیں۔

(۸)صومِ دہر:

ہمیشہ کا روزہ رکھنا صومِ دہر کہلاتا ہے۔

(۹)یومِ شک:

یومِ شک سے مراد وہ دن ہے جو [۲۹] تاریخ سے ملا ہوا ہوتا ہے۔اس دن ہر قسم کا روزہ مکروہ ہے۔البتہ پختہ ارادے سے نفلی روزہ رکھ سکتا ہے۔

(۱۰)عادل گواہ:

(۱۱)مستورالحال:

وہ آدمی جس کا فسق وفجور اور عدالت واضح نہ ہو۔ بلکہ اسکی حالت غیر معلوم ہو۔

(۱۲)محدود فی القذف:

قذف سے مراد کسی پاک دامن پر زنا وغیرہ کا الزام لگانا۔ایسے شخص کو اس جرم کی یاداش میں شرعی حد لگائی جاتی ہے۔جسکی بناپر اسے محدود فی القذف کہتے ہیں۔

(۱۳)حقنہ:

پاخانے کے راستے سے دوائی چڑھانا حقنہ کہلاتا ہے۔

(۱۴)صعوط:

ناک میں دوائی ڈالنا صعوط کہلاتا ہے۔

(۱۵) عوارض:

عوارض عارضہ کی جمع ہے۔روزے کے باب میں اس سے مراد ایسی باتیں ہیں۔جن کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوتی ہے۔

(۱۶)شیخِ فانی:

جو روز بروز کمزوری کی جانب بڑھ رہا ہو۔ یہاں تک کہ فوت ہو جائے۔اس پر روزہ رمضان کا مہینہ پانے کی وجہ سے فرض ہو گیا ہے۔لیکن روزہ رکھنے میں حرج واقع ہونے کی وجہ سے فدیہ دینا ہوگا۔

(۱۷) اعتکاف:

اعتکاف کا لغوی معنیٰ ٹھہرنا ہے۔اور کسی کام کو دائمی طور پر کرنا ہے۔چونکہ اعتکاف بیٹھنے والا مسجد میں مواظبت اختیار کرتا ہے اس لیے اسے معتکف کہتے ہیں۔

(۷) جزیہ:

وہ شرعی محصول جو اسلامی حکومت کفار سے ان کی جان و مال کے تحفظ کے بدلے میں وصول کرے۔

(۸) جنون:

عقل میں ایسے خلل کا ہونا جس کی وجہ سے آدمی کے اقوال وافعال معمول کے مطابق نہ رہیں۔چاہے یہ خلل پیدائشی وفطری طور پر پیدا ہوا ہو۔یا مرض کی وجہ سے لاحق ہوا ہو۔

(۹) جنون منطبق:

وہ جنون جو مسلسل ایک ماہ تک رہے۔

کتاب الزکوۃ

(۱) زکوۃ:

(۲) حاجت اصلیہ:

زندگی بسر کرنے میں آدمی کو جس کی ضرورت ہو وہ حاجت اصلیہ کہلاتی ہے۔مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، لباس، سواری، علم کے لئے کتابیں وغیرہ

(۳) دین قوی:

وہ دین جسے عرف میں دست گرداں کہتے ہیں۔یعنی وہ قرض کا بدلہ یا مال تجارت کا بدلہ ہو۔

(۴) حکم:

دوسو درھم میں سے چالیس ۴۰ درھم پر قرض دینے والے نے قبضہ کر لیا یعنی نصاب کا خُمس مل چکا ہو تو اس پر زکوۃ کی کی ادائیگی ضروری ہے۔لیکن سالانہ ایک درھم ادا کرے۔اور گزشتہ سالوں کی بھی زکوۃ کی ادائیگی ہوگی۔اگر خُمس سے کم پر قبضہ کیا تو بھر زکوۃ کیس

(۵)دین وسط:

وہ دین جوکسی مالِ تجارت کا بدل نہ ہو۔مثلاً گھر کا غلہ،کام کاج کے کپڑے،خدمت کے غلام،دارِ سکنیٰ ۔

(۶)حکم:

جب تک پورے نصاب پر قبضہ نہ ہو۔(دوسو درھم پر) تو اس قرض دینے والے پرزکوۃ واجب نہ ہوگی۔

(۷)دین ضعیف:

وہ دین جو غیر مال کا بدل ہو یعنی اس چیز کا بدل ہو،جو مال ہی نہیں مثلاً بدلِ خلع ،مہر،وصیت،قتلِ عمد کا بدل،دیت،بدل کتابت وغیرہ۔

(۸)حکم:

اس پرتب تک زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔جب تک مکمل نصاب پر قبضہ نہ ہو۔اور قبضہ کے بعد سال بھی گزر جائے۔

(۹)دَین میعادی:

ایسا دَین جسکے ادا کرنے کا وقت مقرر ہو۔

(۱۰)دَین معجّل:

وہ قرض جس میں قرض دہندہ(قرض دینے والا) کو ہر وقت مطالبے کا اختیار ہو۔

(۱۱)مالِ ضمار:

وہ مال جس کو حاصل کرنا اور اس تک پہنچنا مشکل ہو۔جیسے بھاگا ہوا غلام،گم شُدہ غلام،غصب شدہ غلام،سمندر میں غرق ہونے والا مال،جنگل میں دفن کیا ہوا مال۔اور اس کی جگہ بھی بھول گیا ہو۔غنڈہ گردی کرنے والوں نے جو مال چھین لیا ہو۔اس آدمی

کے پاس رکھا ہوا مال امانت کے طور پر جسے جانتا بھی نہ ہو۔،وہ قرض جس پر گواہ نہ ہوں۔یہ تمام قسم کے مال مالِ ضمار کہلاتے ہیں۔

(۱۲)لقطہ:

لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو کہیں پڑا ہوا مل جائے۔

(۱۳) لقیط:

اس بچے کو کہتے ہیں۔جس کو اس کے گھر والوں نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔

(۱۴) مال فئے:

وہ مال جو مسلمانوں کو کافروں سے لڑائی کے بغیر حاصل ہو جائے چاہے انھیں جلاوطن کر کے حاصل ہو۔یا صلح کے ساتھ مال فئے کہلاتا ہے۔

نوٹ: کفار سے لڑائی کے بعد جو مال لیا جاتا ہے۔جیسے؛خراج جزیہ وغیرہ اسے مال فئے کہتے ہیں۔

(۱۵) بیت المال:

اسلامی حکومت کا خزانہ جو مسلمانوں کی فلاح و بہود میں خرچ کیا جاتا ہو۔

(۱۶) غصب:

مال متقوم،محترم،منقول یعنی ایسا مال جو شرعی لحاظ سے قابل قیمت اور محترم ہو۔نیز ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکے۔اس سے جائز قبضہ کو ہٹا کرنا جائز قبضہ کرنا غصب کہلاتا ہے۔جبکہ یہ قبضہ خفیہ نہ ہو۔

(۱۷) عیب:

وہ چیز جس سے تاجروں کی نظر میں قیمت کم ہو جائے۔

(۱۸) غاصب:

غصب کرنے والوں کو غاصب کہتے ہیں۔

(۱۹) مال متقوم:

وہ مال جو جمع کیا جاسکتا ہو۔اور شرعاً اس سے نفع اٹھانا مباح ہو۔

(۲۰) غلام ماذون:

وہ غلام جس کے آقا نے اسے تجارت وغیرہ کی اجازت دی ہو۔

(۲۱) عبد مجور؛

ایسا غلام جسے مالک نے خرید وفروخت سے روک دیا ہو۔

(۲۲) مالِ غنیمت:

وہ مال جو جہاد فی سبیل کے ذریعے بزورِ قوت کافروں سے حاصل کیا جاتا ہے۔

(۲۳) عاشر:

جسے بادشاہ اسلام نے راستے پر مقرر کر دیا ہو۔ کہ تجار جو مال لے کر گزریں ان سے صدقات وصول کرلے۔

(۲۴) خِراج:

وہ وظیفہ جو مسلمان حاکم قابل زراعت خراجی زمین پر مقرر کر دیتا ہو۔

(۲۵) خراج مقاسمہ:

اس سے مراد یہ ہے کہ اسلامی مملکت کی غیر مسلم رعایہ پر عشر کی جگہ زمین پیداوار کا نصف، تہائی، یا چوتھائی وغیرہ مقرر کیا ہو۔

(۲۶) خراج مؤظف:

اس سے مراد یہ ہے کہ اسلامی مملکت کی غیر مسلم رعایہ پر عشر کی جگہ ایک مقدار معین لازم کر دی جائے۔ خواہ روپے یا کچھ اور ہو۔ جیسے سیّدنا عمرؓ نے مقرر فرمایا تھا۔

(۲۷) عشر:

زرعی زمین کی پیداوار سے جو زکوۃ ادا کی جاتی ہے۔ یعنی پیداوار کا دسواں حِصّہ اسے عشر کہتے ہیں۔

(۲۸) فقیر:

وہ شخص جس کے پاس کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے۔ یا نصاب کی مقدار ہو لیکن اسکی حاجت اصلیہ میں استعمال ہو رہا ہو۔

(۲۹) مسکین:

وہ شخص جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اسکا محتاج ہو۔ تو لوگوں سے سوال کرے۔

(۳۰) عامل:

وہ شخص جسے بادشاہ اسلام نے زکوۃ اور عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا ہو۔

(۳۱)صرم:

اس سے مراد مدیون (مقروض) ہے یعنی اس پر اتنا دین ہو کہ اس نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔

(۳۲)ابنِ سبیل:

ایسا مسافر جس کے پاس مال نہ رہا ہو اگرچہ اسکے گھر میں مال موجود ہو۔

(۳۳)ثمن:

بائع اور مشتری جو آپس میں طے کریں۔ اسے ثمن کہتے ہیں۔

اقسام:

☆اسکی دو اقسام ہیں۔

(۱)ثمن خلقی: وہ ثمن ہے۔ جو اسی لیے (ثمنیّت ہی کیلیئے) پیدا کیا گیا ہو۔ چاہے اس میں انسانی صنعت داخل ہو یا نہ ہو۔

(۲)ثمن غیر خلقی: ثمن غیر خلقی وہ چیزیں ہیں جو ثمنیت مخلوق نہیں۔ یعنی اصل میں ثمن نہیں تھے مگر لوگوں نے ان سے ثمن کا کام لیا۔ جیسے

نوٹ: روپے وغیرہ اس کو ثمن اصطلاحی بھی کہتے ہیں۔

(۳۴)قیمت:

کسی چیز کی وہ حیثیت جو بازار کے نرخ کے مطابق ہو اسے قیمت کہتے ہیں۔

(۳۵)وقف:

کسی شے کو اپنی ملکیت سے نکال کر خالص اللہ عزّ وجل کے مِلک کر دینا۔ اس طرح کہ نفع بندگان، خدا کو ملتا رہے۔ اسے وقف کہتے ہیں۔

(۳۶)صاع:

ایک صاع 4 کلو میں سے 160 گرام کم اور نصف صاع کلو میں 80 گرام کم ہوتا ہے۔

(۳۷)رطل:

بیس 20 استار کا ہوتا ہے۔

(۳۸)استار:

ساڑھے چار مثقال کا ہوتا ہے۔

(۳۹)مثقال:

ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے۔

(۴۰)ماشہ:

8رتی کا وزن ماشہ کہلاتا ہے۔

(۴۱) رتی:

آٹھ چاول کا وزن رتی کہلاتی ہے۔

(۴۲) تولہ:

بارہ ماشے کا وزن تولہ کہلاتا ہے۔

(۴۳)درھم:

ایک3.618 گرام کا200درھم612.36 گرام۔

☆نوٹ:

ایک قول کے مطابق موجودہ دور میں ایک درھم کا وزن3.618 گرام ہے۔جبکہ دوسرے قول کے مطابق2.975 گرام ہے۔ پہلے قول کے مطابق دوسو درھم کا وزن612.36 گرام بنتا ہے۔جبکہ دوسرے قول کے مطابق200 دراھم کا وزن595 گرام بنتا ہے۔اسی طرح ایک مثقال کا وزن4.374 گرام بیس مثقال کا وزن87.48 گرام ہے۔جبکہ دوسرے قول کے مطابق ایک مثقال4.25 گرام اور بیس مثقال85 گرام ہے۔

(۴۴) مُد:

ایک پیمانہ جو وزن میں دو رطل کا ہوتا ہے۔

(۴۵)جریب:

جریب کی مقدار انگریزی گز سے35 گز طول اور35 گز عرض ہے۔

(۴۶)حمل:

تین سو من کا ہوتا ہے

(۴۷) قفیز:

یہ ایک پیمانے کا نام ہے۔جس کا وزن کلو تھا۔اب یہ متروک ہو چکا ہے۔

(۴۸) نصاب زکوۃ:

ہر چالیس درھم پر ایک درھم لیکن جب تک دوسو درھم نہ ہوں تو کوئی زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔جب دوسو درھم ہوں گے تو پانچ درھم زکوۃ واجب ہوگی۔

(۴۹) سونے کا نصاب:

بیس 20 مثقال ہے۔یعنی ساڑھے سات تولے۔

(۵۰) چاندی کا نصاب:

چاندی کا نصاب 200 دوسو درھم یعنی ساڑھے باون تولے۔

☆نوٹ:

سونے اور چاندی کی زکوۃ دینی ہو تو زکوۃ میں وزن کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۵۱) سائمہ:

وہ جانور جو سال کا اکثر حصہ میں باہر قدرتی چراگاہوں میں چر کر گزارا کرتے ہوں۔اور ان سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہو۔

(۵۲) بنت مخاض:

اونٹ کا وہ مادہ بچہ جو ایک سال کا ہو۔اور اب دوسرے سال میں شروع ہو چکا ہو۔

(۵۳) بنت لبون:

اونٹ کا وہ مادہ بچہ جو دو سال کا ہو۔اور اب تیسرے سال میں شروع ہو چکا ہو۔

(۵۴) حقہ:

وہ اونٹنی جو تین برس کی ہو چکی ہو۔اب چوتھے سال میں ہو۔

(۵۵) جزعہ:

چار سال کی اونٹنی جو پانچویں سال میں ہو۔

(۵۶) تبیع:

سال بھر کا بچھڑا۔

(۵۷) تبعیہ:

سال بھر کی بچھیا۔

(۵۸) مُسِن:

دو سال کا بچھڑا۔

(۵۹) مُسِنہ:

دو سال کی بچھیا۔

(۶۰) مکاتب:

آقا اپنے غلام سے مال کی مقدار مقرر کر کے کہے کہ اتنا مال ادا کر کے تم آزاد ہو سکتے ہو۔ اور غلام اسے قبول کر لے۔

(۶۱) اُمِّ ولد:

وہ لونڈی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور آقا نے اقرار کیا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے۔ اور یہ لونڈی مالک کے مرتے ہی آزاد ہو جاتی ہے۔ ''اباق'' ابق فعل سے مصدر ہے۔ اور اسکا لغوی معنیٰ ہے۔ بھاگ جانا۔ اصطلاح میں اس سے مراد وہ غلام ہے۔ جو اپنے آقا سے بھاگ جائے۔

(۶۲) مُدَبّر:

وہ غلام جسکی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

(۶۳) تبویہ:

ایسی لونڈی جسکا نکاح مالک نے کسی شخص سے کر کے اسکے حوالے کر دیا ہو۔ اور اس سے خدمت بھی نہ لیتا ہو۔

(٦٤)تبویہ:

ایسی لونڈی جسکا نکاح مالک نے کسی شخص سے کر کے اُس کے حوالے کر دیا ہو۔اور اُس سے خدمت بھی نہ لیتا ہو۔

(٦٥)ذِمی:

ذمی اس کافر کو کہتے ہیں۔جس کے جان و مال کی حفاظت کے لئے بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لے لیا ہو۔

(٦٦)خراج:

وہ وظیفہ جو مسلمان حاکم قابل زراعت خراجی زمین پر مقرر کر دیتا ہو۔

(٦٧)خراج مقاسمہ:

اس سے مراد یہ ہے کہ اسلامی مملکت کی غیر مسلم رعایہ پرعشر کی جگہ زمین پیداوار کا نصف،تہائی

،یا چوتھائی وغیرہ مقرر کیا ہو۔

(٦٨)خراج مؤظف:

اس سے مراد یہ ہے کہ اسلامی مملکت کی غیر مسلم رعایہ پرعشر کی جگہ ایک مقدار معین لازم کر دی

جائے۔خواہ روپے یا کچھ اور ہو۔جیسے سیّدنا عمرؓ نے مقرر فرمایا تھا۔

(٦٩)مدبرہ:

ایسی لونڈی جسے مالک نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔یا ایسے الفاظ کہے جن کے ساتھ مولیٰ کے مرنے

کے بعد اسکا آزاد ہونا ثابت ہو۔

کتاب الحج

(١)حج:

حج کا لغوی معنیٰ ہے کسی معظم چیز کا ارادہ کرنا۔اصطلاح میں حج کے مہینوں میں مخصوص مقامات کی مخصوص افعال کے ساتھ

زیارت کرنا حج کہلاتا ہے۔

(۲)اشھر حج:

اشھر حج سے مراد حج کے مہینے ہیں۔یعنی شوال اور ذیقعدہ مکمل اور ذوالحج کے ابتدائی دس دن۔

(۳)احرام:

جب حج یا عمرے یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتے ہیں۔تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں۔اس کو احرام کہا جاتا ہے۔اور مجازاًان سلی چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے۔جنہیں محرم استعمال کرتا ہے۔

(۴)تلبیہ:

یعنی لبیک اللھم لبیک..........الخ پڑھنا۔

(۵)اضطباع:

احرام کی اوپر والی چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر اس طرح الٹے کندھے پر ڈالنا کہ سیدھا کندھا کھلا رہے۔

(۶)رمل:

اکڑ کر (شانے) کندھے ہلاتے ہوئے۔چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے۔قدرے (یعنی تھوڑا) تیزی سے چلنا۔

(۷)طواف:

خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا۔ایک چکر کو ''شوط'' کہتے ہیں۔اس کی جمع اشواط آتی ہے۔

(۸)مطاف:

جس جگہ میں طواف کیا جاتا ہے۔

(۹)طواف قدوم:

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے پر کیا جانے والا طواف

☆نوٹ:حج افراد اور حج قِران کرنے والوں کی لیے سُنت مؤکدہ ہے۔

(۱۰)طواف زیارۃ:

وہ طواف جو حج کا رکن ہے۔اسے طواف اضافہ بھی کہتے ہیں۔اس کا وقت ۱۰ ذوالحج کی صبح صادق سے لے کر ۱۲ ذوالحج کے غروب آفتاب تک ہے۔مگر دس ذوالحج کو کرنا افضل ہے۔

(۱۱)طواف وِداع:

اسے طواف رخصت بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کے بعد سے مکہ پاک سے رخصت ہوتے وقت ہر آفاقی پر واجب ہے۔اوراس کوطواف ''صدر'' بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۲)طواف عمرہ:

یہ عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

(۱۳)استلام:

حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ اور لکڑی سے چھو کر ہاتھ اور لکڑی کو چوم لینا یا ہاتھوں سے اسکی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لینا۔

(۱۴)سعی:

صفا اور مروہ کے مابین (درمیان) سات پھیرے لگانا سعی کہلاتا ہے۔

نوٹ:صفا سے شروع کرے اور مروہ تک ایک پھیرا ہوگا۔یوں مروہ پر سات چکر پورے ہونگے۔

(۱۵)رمی:

جمرات (شیطانوں) پر کنکریاں مارنا۔

(۱۶)جمرات:

منیٰ میں واقع تین مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔پہلے کا نام جمرۃ الاخری یا جمرۃ العقبہ اور دوسرے کا نام جمرۃ الوسطیٰ اور تیسرے کا نام جمرۃ الاولیٰ کہا جاتا ہے۔

نوٹ:جب حضرت ابراھیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے جارہے تھے تو شیطان نے آپ علیہ السلام کو روکنے کی کوشش کی لیکن آپ علیہ السلام نے اسے کنکریاں ماریں تھیں۔اس واقعہ کی یاد میں تین ستون بنائے گے۔جن کو کنکریاں ماریں جاتی ہیں۔اور انہیں جمرات کہتے ہیں۔

(۱۷)آفاقی:

وہ شخص جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو۔

(۱۸)میقات:

اس جگہ کا نام ہے۔جہاں سے حاجی یا عمرہ کرنے والا احرام کے بغیر حرم کی طرف نہیں جاسکتا چاہے تجارت یا کسی بھی

غرض سے جاتا ہو۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے بھی اگر میقات کی حدود سے باہر (مثلاً طائف یا مدینہ منورہ) جائیں۔ تو انہیں بھی اب بغیر احرام مکہ پاک آنا نا جائز ہے۔

(۱۹) ذُوالحلیفہ:

مدینہ شریف سے مکہ پاک کی طرف تقریباً 10 کلومیٹر پر ہے۔ جو مدینہ منورہ سے آنے والے لوگوں کے لیے میقات ہے۔ اب اُس جگہ کا نام ''اَبیارعلی'' ہے

(۲۰) ذات عرق:

عراق کی جانب سے آنے والے لوگوں کے لیے میقات ہے۔

(۲۱) یَلَملَم:

یہ اہل یمن کے لیے میقات ہے۔ نیز پاک و ہند والوں کے لیے بھی یہی میقات ہے۔

(۲۲) جُحفہ:

ملکِ شام کی طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(۲۳) قرنُ المنازل:

نجد (موجودہ ریاض) کی طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔ یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

(۲۴) تنعیم:

حدود حرم سے خارج وہ جگہ جہاں سے مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران عمرے کے لیے احرام باندھا جاتا ہے۔

نوٹ: یہ جگہ مسجد حرام سے تقریباً 7 کلومیٹر جانب مدینہ منورہ ہے۔ اب وہاں مسجد عائشہ بنی ہوئی ہے۔ اس جگہ کو عوام ''چھوٹا عمرہ'' بھی کہتے ہیں۔

(۲۵) جعرانہ:

حدود حرم سے خارج مکہ مکرمہ سے تقریباً 26 کلومیٹر دور طائف کے راستے پر واقع ہے۔ یہاں سے بھی دوران قیام مکہ عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ اس مقام کو عوام ''بڑا عمرہ'' بھی کہتے ہیں۔

(۲۶) حرم:

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف میلوں تک اسکی حدود ہے۔ اور یہ زمین حرمت وتقدس کی وجہ سے حرم کہلاتی

ہے۔ ہر جانب اس کی حدود پر نشان لگے ہیں۔ حرم کے جنگل کا شکار کرنا نیز خودرو درخت اور تر گھاس کاٹنا حاجی یا غیر حاجی سب کے لیے حرام ہے۔ جو شخص حدود حرم میں رہتا ہو۔ اسے ''حرمی'' یا ''اہلِ حرم'' کہتے ہیں۔

(۲۷) حِل:

حدود حرم کے باہر سے میقات تک کی زمین کو حِل کہتے ہیں۔ اس جگہ وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کی وجہ سے حدود حرم میں حرام ہوتی ہیں۔ زمین حِل کا رہنے والا ''حِلّی'' کہلاتا ہے۔

(۲۸) منیٰ:

مسجد حرام سے پانچ کلومیٹر پر وہ وادی جہاں حجاج کرام ایام حج میں قیام کرتے ہیں۔ منیٰ حرم میں شامل ہے۔

(۲۹) عرفات:

منیٰ سے تقریباً گیارہ کلومیٹر وہ میدان جہاں نو ذوالحج کو تمام حاجی صاحبان جمع ہوتے ہیں۔ عرفات حدود حرم سے خارج ہے۔

(۳۰) مزدلفہ:

منیٰ سے عرفات کی طرف تقریباً 5 کلومیٹر پر واقع وہ میدان جہاں عرفات سے واپسی پر رات بسر کرنا سُنت مؤکدہ اور صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان کم از کم ایک لمحہ وقوف واجب ہے۔

(۳۱) مُحَسّر:

مزدلفہ سے ملا ہوا میدان جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ لہذا یہاں سے گزرتے وقت تیزی سے گزرنا اور عذاب سے پناہ مانگنی چاہیے۔

(۳۲) بطن عرُنہ:

عرفات کے قریب ایک جنگل ہے۔ جہاں حاجی کا وقوف درست نہیں۔

(۳۳) جبلِ رحمت؛

عرفات کا وہ مقدس پہاڑ ہے۔ جس کے قریب وقوف کرنا افضل ہے۔

(۳۴)مَدعیٰ:

مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان ’’جنت المعلی‘‘ کے مابین وہ جگہ جہاں دعا کرنا مستحب ہے۔

(۳۵)دم:

یعنی ایک بکرا یا گائے،اونٹ،کا ساتواں حصّہ۔

(۳۶)قتلِ عمد:

کسی دھاردار آلے سے قصداً قتل کرنا قتل عمد کہلاتا ہے۔

(۳۷)بدنہ:

اونٹ یا گائے یعنی وہ جانور جس میں قربانی کی شرائط موجود ہوں۔

(۳۸)نحر:

اونٹ کو کھڑا کر کے سینے میں گلے کی انتہا پر تکبیر کہہ کر نیزہ مارنا۔

(۳۹)ہدی:

وہ جانور جو قربانی کے لیے حرم کو لے جایا جائے۔

(۴۰)حج بدل:

نائب بن کر دوسرے کی طرف سے حج فرض ادا کرنا۔تا کہ اس سے فرض ساقط ہو جائے۔

(۴۱)المام صحیح:

متمتع کا عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جانا۔

(۴۲)حجِ قران:

حج وعمرہ دونوں کے لیے احرام کی نیت کر کے احرام باندھے اسے حجِ قر ان کہتے ہیں۔اور اس حج کے کرنے و

الے کو قارن کہتے ہیں۔

(۴۳)حجِ تمتع:

مکہ معظّمہ میں پہنچ کراشہرحج (یکم شوال سے دس ذی الحج تک) میں عمرہ کر کے وہیں سے حج کا احرام باندھنا۔اوراس حج کے کرنے والے کومتمتع کہتے ہیں۔

(۴۴)حجِ افراد:

جس میں صرف حج کیا جاتا ہے۔اسے حج افراد کہا جاتا ہے۔اوراس حج کے کرنے والے کومفرد کہتے ہیں۔

(۴۵)ذی الحلیفہ:

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پرایک مقام کا نام ہے۔

(۴۶)حلق:

احرام سے باہر ہونے کے لیے حدودحرم ہی میں پوراسرمنڈوانا۔

(۴۷)قصر:

چوتھائی سر کے بال کم ازکم انگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا۔

(۴۸)مسجد حرام:

مکہ مکرمہ کی وہ مسجد جس میں کعبہ مشرفہ واقع ہے۔

(۴۹)باب السلام:

مسجد حرام کا وہ دروازہ جس سے پہلی بار داخل ہونا افضل ہے۔اور یہ جانب مشرق واقع ہے۔

(۵۰)کعبہ:

اسے بیت اللہ بھی کہتے ہیں۔یہ پوری دنیا کے وسط میں واقع ہے۔اوراسکی طرف پوری دنیا کے لوگ رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔اوراس کا طواف کرتے ہیں۔

(۵۱)رکن اسود:

جنوب ومشرق کے کونے میں واقع ہے۔اسی میں جنتی پتھر حجرِ اسودنصب ہے۔

(۵۲)رکن عراقی:

عراق کی سمت شمالی مشرقی کونہ رکن عراقی ہے۔

(۵۳)رکن شامی:

یہ ملک شام کی جانب شمال مغربی کونہ ہے۔

(۵۴)رکن یمانی:

یہ یمن کی جانب مغربی کونہ ہے۔

(۵۵)باب الکعبہ:

رکن اسود اور رکن عراقی کے درمیان کی مشرقی دیوار میں زمین سے کافی بلند سونے کا دروازہ ہے۔

(۵۶) ملتزم:

رکن اسود اور باب الکعبہ کی درمیانی دیوار کو ملتزم کہتے ہیں۔

(۵۷)مستجار:

رکن یمانی اور شامی کے درمیان میں مغربی دیوار کا وہ حصّہ جو ملتزم کے مقابل یعنی عین پیچھے کی سیدھ میں واقع ہے۔

(۵۸)مستجاب:

رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان جنوبی دیوار کو مستجاب کہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر امین کہتے ہیں۔

(۵۹)حطیم:

کعبہ معظّمہ کی شمالی دیوار کے پاس نصف دائرے کی شکل میں فصیل کے اندر کا حصّہ۔ حطیم کعبہ کا ہی حصّہ ہے۔ اور اس میں داخل ہونا عین کعبہ میں ہی داخل ہونا ہے۔

(۶۰)میزاب رحمت:

سونے کا پرنالہ یہ رکن عراقی وشامی کی شمالی دیوار کی چھت پر نصب ہے۔ اس سے بارش کا پانی حطیم میں نچھاور ہوتا ہے۔

(٦١) مقامِ ابراھیم:

دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبے (گنبد) میں وہ جنتی پتھر جس پر کھڑے ہوکر سیّدنا ابراھیم خلیل اللہ نے کعبہ معظّمہ کی عمارت تعمیر کی اور اس پتھر پر آج بھی سیّدنا ابراھیم علیہ السلام کے قدمین شریف کے نشانات موجود ہیں۔

(٦٢) بئر زم زم:

وہ مقدس کنواں جو سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کے قدمین شریفین کی رگڑ سے آپؑ کے عالم طفولیت میں جاری ہوا تھا۔ یہ مقام ابراھیم سے جنوب میں واقع ہے۔ اسکا پانی دیکھنا، پینا، بدن پر ڈالنا بیماریوں کے لیے شفاہے۔ اور باعثِ ثواب ہے۔

(٦٣) باب الصفا:

مسجد الحرام کے جنوبی دروازوں سے ایک دروازہ ہے۔ جس کے نزدیک کوہِ صفا ہے۔

(٦٤) کوہِ صفا:

مکہ مکرمہ کے جنوب میں واقع پہاڑ ہے۔

(٦٥) مروہ:

کوہِ صفا کے سامنے واقع ہے۔

(٦٦) مِیْلَیْن اَخضَرَین:

یہ دو سبز نشان ہیں۔ صفا سے مروہ کی جانب کچھ دیر چلنے کے بعد تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیوار اور چھت میں سبز لائٹیں لگی ہوئی ہیں۔ ان دونوں سبز نشانوں کے درمیان دورانِ سعی مردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔

(٦٧) مسعیٰ:

میلین اخضرین کا درمیانی فاصلہ جہاں دوران سعی مرد کو دوڑنا سُنت ہے۔

(٦٨) ایام منہیّہ:

عید الفطر، عید الاضحیٰ، گیارہ بارہ تیرہ ذوالحج کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ اسی وجہ سے انہیں ایام منہیّہ کہتے ہیں۔

(٦٩) مفقود الخبر:

وہ شخص جس کا کوئی پتہ نہ ہو۔ اور یہ بھی معلوم نہ کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔

(۷۰)محصب:

یہ مکہ مکرمہ اور منی کے درمیان ایک وادی ہے۔اس کو وادیٔ بطح بھی کہتے ہیں۔

(۷۱)رابغ:

یہ ایک میقات کا نام ہے۔جو حجفہ سے کچھ پہلے مکہ مکرمہ کی جانے والی کی بائیں جانب واقع ہے۔

(۷۲)ہمیانی:

روپیہ پیسہ رکھنے کی پتلی تھیلی خصوصاً وہ تھیلی جو حالت سفر میں کمر سے باندھی جاتی ہے۔

(۷۳)جنایات:

جنایۃ کی جمع ہے۔حج کے باب میں اس مراد وہ کام ہیں۔جو حج اور عمرہ کے دوران منع ہیں۔

تمت بالخیر

(۲۰۱۹۔۰۳۔۰۵ بروز منگل بعد از نماز مغرب)

علامہ قاری حامد فریدی چشتی گولڑوی صاحب

محمد شہزاد اکرم ولد محمد مقبول احمد توگیروی۔

کلاس:ادیب عربی۔

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ عثمان چوک شیر شاہ روڈ بادامی باغ لاہور۔

https://shahzadakramdotcom.wordpress.com

You tube :Muhammad shahzad akram togarvi.

imo:0317-4972452 Whatsapp,sms:0309-6878027 Call:0336-6976036

Email:shehzad019akram@gmail.com

Facebook: Muhammad shahzad akram togarvi.